کیا المسیح

مُردوں میں سے

زندہ ہوئے؟

کیا المسیح

مُردوں میں سے

زندہ ہوئے؟

kyā almasīh murdoṅ meṅ se zinda hue?

Was al-Masih raised from the dead?
(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK
published and printed by
Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

آج کل کچھ لوگ حضرت عیسیٰ کے مُردوں میں سے زندہ ہونے پر شک کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ کو صلیب پر نہیں چڑھایا گیا بلکہ آپ کی جگہ کسی اَور کو مصلوب کیا گیا تھا۔ لہٰذا چونکہ آپ مرے نہیں اِس لئے آپ کے زندہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چند کہتے ہیں کہ بلاشبہ آپ مصلوب ہوئے، لیکن صلیب پر مرے نہیں بلکہ صرف بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر صحت یاب ہو کر 120 سال کی عمر میں وفات پائی۔ کچھ اَور کو یقین ہے کہ آپ مصلوب ہوئے، لیکن وہ آپ کے دوبارہ زندہ ہونے کو نہیں مانتے۔

حضور کی صلیبی موت یقینی ہے

پہلا سوال یہ ہے کہ ہم حضرت عیسیٰ کی موت کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

حضور کو پہلے سے موت کا علم تھا

انجیل جلیل میں ہم پڑھتے ہیں،

> اُس وقت سے عیسیٰ اپنے شاگردوں پر واضح کرنے لگا، "لازم ہے کہ مَیں یروشلم جا کر قوم کے بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت کے علما کے ہاتھوں بہت دُکھ اُٹھاؤں۔ مجھے قتل کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن مَیں جی اُٹھوں گا۔"
>
> (انجیل جلیل، متی 21:16)

حضور نے اپنی مرضی سے اپنی جان دی

جب حضور کو گرفتار کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ

> کیا تُو نہیں سمجھتا کہ میرا باپ مجھے ہزاروں فرشتے فوراً بھیج دے گا اگر مَیں اُنہیں طلب کروں؟ (انجیل جلیل، متی 53:26)

> مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔... کوئی میری جان مجھ سے چھین نہیں سکتا بلکہ مَیں اُسے اپنی مرضی سے دے دیتا ہوں۔ (انجیل جلیل، یوحنا 10:15،18)

تشریف لانے کا مقصد فدیہ دینا تھا

حضور المسیح نے خود اپنے بارے میں فرمایا،

> ابنِ آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ کے طور پر دے کر بہتوں کو چھڑائے۔ (انجیل جلیل، متی 28:20)

چار متفق گواہوں کی تصدیق

چار آدمیوں نے خدا کے الہام سے حضور کے حالاتِ زندگی کو مختصراً قلم بند کیا اور چاروں آپ کی صلیبی موت کی تصدیق کرتے ہیں۔ اِن بیانات میں جو حضرت متی، حضرت مرقس، حضرت لوقا اور حضرت یوحنا کی معرفت لکھے گئے ہم یہ پڑھتے ہیں کہ آپ کہاں مصلوب ہوئے، آپ نے صلیب پر سے کیا فرمایا، آپ صلیب پر کتنے گھنٹے رہے، رومی گورنر کو کیسے علم ہوا کہ آپ دم توڑ چکے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضور کا دوبارہ زندہ ہونا یقینی ہے

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حضور مُردوں میں سے زندہ ہوئے کہ نہیں؟

حضور کی اپنی پیش گوئی

حضور المسیح نے اپنے زندہ ہونے کے بارے میں خود پیش گوئی کر کے فرمایا،

> لازم ہے کہ ابنِ آدم بہت دُکھ اُٹھا کر بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت کے علما سے رد کیا جائے۔ اُسے قتل بھی کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن وہ جی اُٹھے گا۔ (انجیل جلیل، لوقا 22:9)

پہلے فرشتوں کا اعلان

جب چند خواتین مسیح کے کفن دفن کے تیسرے دن آپ کے مبارک جسم پر عطر لگانے آپ کی قبر پر گئیں تو قبر[a] خالی تھی۔ صرف کفن ہی رہ گیا تھا۔ وہاں موجود ایک فرشتے نے اُن سے فرمایا،

> مت ڈرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم عیسیٰ کو ڈھونڈ رہی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ وہ جی اُٹھا ہے، جس طرح اُس

[a]حضور کی قبر دراصل ایک غار تھی جس میں آپ کی لاش کو رکھا گیا تھا۔ اُس زمانے میں مُردوں کو اِسی طرح دفن کیا جاتا تھا۔

> نے فرمایا تھا۔ آؤ، اُس جگہ کو خود دیکھ لو جہاں وہ پڑا تھا۔
>
> (انجیل جلیل، متی 28:5-6)

مختلف لوگوں سے ملاقات

لیکن کیا زندہ ہونے کے بعد کسی سے آپ کی ملاقات بھی ہوئی؟ انجیل جلیل ہمیں آپ کے مختلف لوگوں اور مختلف موقعوں پر ظاہر ہونے کے متعلق بتاتی ہے۔ مثلاً مریم مگدلینی اور دوسری دو عورتوں پر، حضرت پطرس پر، پھر تمام شاگردوں پر، یروشلیم کے نزدیک دو مردوں پر وغیرہ۔

حضور جسمانی طور پر زندہ ہوئے

حضور المسیح جب پہلی مرتبہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوئے تو وہ ڈر گئے بلکہ اُنہوں نے آپ کو کوئی بھوت سمجھا۔ تب آپ نے اُن سے فرمایا،

> ”کیا یہاں تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟“ اُنہوں نے اُسے بُھنی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا دیا۔ اُس نے اُسے لے کر اُن کے سامنے ہی کھا لیا۔ (انجیل جلیل لوقا 24:41-43)

اگر حضور کی لاش اُٹھائی گئی ہوتی تو

یہودی راہنماؤں نے رومی قبر کے پہرے داروں کو رشوت دے کر اُنہیں بتایا،

> تم کو کہنا ہے، ’جب ہم رات کے وقت سو رہے تھے تو اُس کے شاگرد آئے اور اُسے چُرا لے گئے۔‘ (انجیل جلیل، متی 28:13)

اگر یہ بات سچ ہوتی تو شاگرد لاش لے جاتے وقت کیوں آپ کا کفن قبر ہی میں چھوڑ جاتے؟ اور اگر مسیح اب تک مُردہ ہوتے تو آپ کے شاگرد ضرور دل شکستہ اور نااُمید ہوتے۔ اِس کے برعکس اُنہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ اپنے مخالفین کے سامنے آپ کے جی اُٹھنے کی گواہی دی۔ چنانچہ مسیح کے زندہ ہونے کو جھٹلانے کی کوئی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔

انجیل جلیل میں حضور المسیح کی زندگی، موت اور زندہ ہونے کے متعلق مزید بہت سی تفصیلات ہیں۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ حضور نے اپنے زندہ ہونے کے چالیس دن بعد سعود فرمایا۔ آپ وہاں اُس وقت تک رہیں گے جب تک کہ آپ اپنے وعدے کے مطابق دوبارہ زمین پر تشریف نہ لائیں۔

مرنے اور دوبارہ زندہ ہونے کا مقصد

لیکن حضور المسیح کیوں مصلوب ہوکرموئے اور دوبارہ زندہ ہوئے؟ اِس کا مقصد کیا تھا ؟ آپ کے شاگرد حضرت پطرس نے اِس اہم سوال کا جواب اِن الفاظ میں دیا ہے،

> مسیح نے ہمارے گناہوں کو مٹانے کی خاطر ایک بار سدا کے لئے موت سہی۔ ہاں، جو راست باز ہے اُس نے یہ ناراستوں کے لئے کیا تاکہ آپ کو اللہ کے پاس پہنچائے۔
>
> (انجیل جلیل، 1 پطرس 18:3)

اِس آیت سے ہم تین عظیم سچائیاں نکال سکتے ہیں،

- ہم گنہگار ہیں۔ نتیجے میں ہم حق تعالیٰ سے دُور اور ابدی موت کے حق دار ہیں۔
- حضور نے ہمارے گناہوں کے عوض ہماری سزا کو خود اُٹھا لیا۔
- اب ہم آپ کی موت اور زندہ ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ سے رفاقت رکھ سکتے ہیں۔

ہم اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے۔ ہمیں نجات دہندے کی ضرورت ہے۔ خوش خبری یہ ہے کہ آپ ہی وہ عظیم نجات دہندہ ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے ہمیں ہمارے گناہوں اور ابدی ہلاکت سے بچانے کے لئے بھیجا۔ حضرت پطرس فرماتے ہیں،

> کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات حاصل نہیں ہوتی، کیونکہ آسمان کے تلے ہم انسانوں کو کوئی اَور نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں۔ (انجیل جلیل، اعمال 12:4)

نجات کیسے حاصل کریں؟

اب ہم یہ نجات کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ انجیل جلیل فرماتی ہے،

> خداوند عیسیٰ پر ایمان لائیں تو آپ اور آپ کے گھرانے کو نجات ملے گی۔ (انجیل جلیل، اعمال 31:16)

آمین!